© rasailojaraid.com

تبصرہ کتب

ششماہی "السیرۃ العالمی" کراچی

نبی اکرم ﷺ شفیع معظم سراپا لطف و کرم نور مجسم سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ اکمل التحیۃ و افضل الثناء کی ذات والا شان سے ایک مؤمن کے لیے جسطرح دنیا میں تمام لائق محبت ذوات و اشیاء حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت رکھنا اور اس خواجہ یثرب کی عزت و ناموس رسالت پر کٹ مرنا بفحوائے حدیث نبوی کمال ایمان کیلئے شرط ہے اس لیے کہ عقلی و نقلی طور پر محبت کے جملہ دواعی و اسباب اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کی ذات ستودہ صفات میں جمع فرما دیے ہیں۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
سب اسی زلف کے اسیر ہوئے

اسی طرح آپ ﷺ کی بے مثال حیات طیبہ، شمائل حسنہ، اخلاق عظیمہ، عادات کریمہ، معمولات شریفہ، مقامات عالیہ، احوال قدسیہ، آپ ﷺ کا طرز زندگی، اسوہ حسنہ، آپ ﷺ کی معیشت، معاشرت، معاملات، تعلیمات، باہمی تعلقات، آپ ﷺ کا عدل و انصاف، آپ ﷺ کا نظام ریاست و حکومت اور آپ ﷺ کے غزوات وغیرہ جسکو عام اصطلاح میں "سیرت نبوی ﷺ" کہا جاتا ہے، سے واقفیت اور آگاہی کے بغیر اس آخری شریعت اور کامل و اکمل دین کی سمجھ نہیں آسکتی جس کو لیکر آپ ﷺ دنیا میں مبعوث ہوئے۔

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

علاوہ ازیں تھوڑی دیر کیلئے اگر خالصتاً دنیوی اور مادی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے اور تاریخ اسلامی پر نظر ڈالی جائے تو واقعات و شواہد یہی بتاتے ہیں کہ دنیا میں ظلم و ناانصافی، جسکی لاٹھی اس کی بھینس کا ظالمانہ قانون، من حیث القوم اقتصادی ترقی و معاشی خوشحالی کی جگہ عام بھوک و افلاس اور تنگدستی، عزت و آبرو اور جان و مال کا محفوظ نہ ہونا، معاشرتی امن و سکون کا ختم ہو جانا، خود ساختہ استحصالی غیر منصفانہ قانون و آئین اور غیر فطری حد تک معاشی و معاشرتی تفاوت اور عدم توازن جیسی بنیادی خرابیوں کو ختم کرنے اور دنیا میں ہمہ جہتی خیر اور بھلائی، عزت و آبرو، دنیوی و اخروی سعادتوں اور کامیابیوں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حصول کیلئے بھی سیرت طیبہ 'اسوہ حسنہ اور تعلیمات نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی پیروی ضروری ہے۔ جس کیطرف شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے یوں توجہ دلائی تھی

مقامِ خویش اگر خواہی دریں دیر
بحقِ دل بندوراہِ مصطفٰے رو

اس بات پر انسانی تاریخ گواہ ہے کہ جو زندگی انبیاء علیہم السلام کے مقدس اور کامل بلکہ اکمل اسوہ حسنہ سے جتنی دور رہی اتنی ہی پست بے وقعت اور نکمی رہی اور جس فرد میں قوم میں ماحول اور معاشرے میں ان پاکیزہ اور واجب الاتباع زندگیوں کی جھلک نظر آئی وہاں سعادت و فلاح کی قندیلیں روشن ہوئیں اور ہر خوبی کے پھول کھلے۔ انسانیت کے بناؤ اور بگاڑ کا انحصار صرف اور صرف پیغمبرانہ تعلیمات سے قرب اور دوری پر ہے اور یہ وہ کلیہ ہے جس میں کوئی استثناء نہیں۔

ہمارا اس بات پر پختہ ایمان اور یقین ہے کہ انسان جب تک اللہ کریم کے آخر الزمان اور رحمتہ للعالمین نبی ﷺ کے آستانہ پر نہیں جھکے گا دنیا میں طرح طرح کے مصائب وآلام اور مسائل کا شکار رہے گا۔ وہ زندگی میں امن وسکون خوشحالی معاشی و معاشرتی عدل وانصاف کبھی نہیں پا سکے گا۔ دنیا اس سراج منیرؐ سے جب تک روشنی حاصل نہیں کرے گی مختلف قسم کی تاریکیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارتی رہے گی اور جب تک تعلیمات و ہدایات نبوی پر عمل پیرا نہیں ہوگی ہمہ جہتی فوز وفلاح کی مبارک منزل سے دور رہے گی۔

بیگانوں پر ایوں اور منکرین رسالت سے کیا شکوہ کرنا! اصل افسوس تو امت مسلمہ پر ہے جو اس واضح حقیقت سے مسلسل چشم پوشی کر رہی ہے۔ پیغمبر اعظم وآخر ﷺ کے نام لیوا ہونے آپؐ کی محبت کا دم بھرنے آپؐ کی یاد میں کانفرنسیں محافل اور جلسے جلوس منعقد کرنے اور ان میں بڑے جوش و خروش سے بانگ دعوے کرنے اور نعرے لگانے 'ہر سال گنبد خضری پر حاضر ہو کر عقیدت و محبت رسول ﷺ کے اظہار کے باوجود نہ ہمارے پاس سیرت طیبہ کو سمجھنے کیلئے وقت ہے اور نہ ہم انفرادی 'اجتماعی' گھریلو 'کاروباری' عدالتی 'سماجی' قومی اور حکومتی سطح پر اسوہ رسول ﷺ کو اپنانے کیلئے تیار ہیں۔ اور پھر مزید المیہ یہ کہ ہمیں اس دنیوی واخروی نقصان کا احساس بھی نہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ایسے افسوسناک اور اندوہناک حالات میں اللہ کریم جزائے خیر عطا فرمائے خانوادۂ نبوت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قابل صد احترام فرد جناب سید فضل الرحمٰن گرامی قدر سید عزیز الرحمٰن اور دوسرے مجلس ادارت و مشاورت کے لائق ستائش اہل علم زوار اکیڈمی ناظم آباد کراچی کو کہ انہوں نے امت مسلمہ کو سیرت طیبہ علی صاحبہا الصلوۃ و السلام کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے کے عظیم اور اہم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

ایں کار از تو آید و مرداں ایں چنیں کنند

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بر صغیر پاک ہند میں طبع ہونے والے رسائل و جرائد میں ہمیشہ سیرت طیبہ پر گراں قدر علمی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور متعدد رسائل و جرائد کے باذوق مدیران کرام نے "رسول نمبر" کے پیارے عنوان سے بڑی محنت عرق ریزی اور خلوص و محبت سے وقتاً فوقتاً خصوصی شمارے بھی شائع کیے جنکی تفصیل اور قابل قدر مختصر تعارف زیر تبصرہ شمارے میں موجود ہے۔ مگر راقم کی معلومات کی حد تک کوئی پرچہ بطور خاص سیرت طیبہ کا نقیب' خالصتاً تعلیمات نبوی کا ترجمان اور خصوصی طور پر حیات واسوہ رسول ﷺ کے گوناں گوں اور عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ایمان افروز پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے مختص نہ تھا۔ "السیرۃ العالمی" کے نائب مدیر جناب سید عزیز الرحمٰن نے تو ایک مکتوب میں یہ دعوی بھی کیا ہے کہ خالصتاً سیرت نبوی پر شائع ہونے والا یہ دنیا کا پہلا شمارہ ہے۔ بہر کیف ششماہی " السیرۃ العالمی" کی اشاعت کا آغاز کر کے محترم جناب سید فضل الرحمٰن نے بلا مبالغہ ایک اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے اور رسائل کے میدان میں ایک بہت بڑے خلا اور کمی کو پورا کیا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔

۳۲۸ صفحات پر مشتمل "السیرۃ العالمی" کا زیر تبصرہ یہ پہلا شمارہ نفیس کاغذ' معیاری کمپوزنگ' عمدہ طباعت اور جاذب نظر ٹائٹل جیسی ظاہری خوبیوں کا ہی حامل نہیں بلکہ معنوی اعتبار سے بھی ماشاء اللہ سیرت طیبہ کے حوالے سے علمی و تحقیقی مضامین کا مجموعہ اور گلشن سیرت کے چند سدا بہار اور مشک آمیز پھولوں کا خوب صورت گلدستہ ہے۔ اللہ کرے اس کا یہ علمی و تحقیقی معیار آئندہ بھی قائم رہے۔

جہاں تک زیر تبصرہ شمارے میں شائع شدہ سارے مضامین میں سے ہر ایک مضمون کے تفصیلی تجزیہ کا تعلق ہے تو ظاہر ہے ان سطور میں مشکل ہے۔ پھر یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ سیرت طیبہ کے کسی بھی موضوع پر کوئی بڑے سے بڑا فاضل مضمون نگار یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ اس نے اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے کیونکہ یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ "لا تنقضی عجائبہ" (مشکوۃ) یعنی قرآن اور صاحب قرآن بلکہ یوں کہیے کہ مدینہ منورہ کی پاک گلیوں میں چلنے پھرنے والے اور اس وقت گنبد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خضری کے مکین مجسم قرآن کی سیرت اور اخلاق کے عجیب و غریب پہلو کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ جس کا اعتراف شیخ سعدی جیسے نامی گرامی سخنور نے یوں کیا تھا۔

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں

بمیرد تشنہ مستسقی و دریاہم چناں باقی

البتہ ان مضامین کے بارے میں یہ بات ضرور کہی جاسکتی ہے کہ فاضل مضمون نگاروں نے اپنے موضوع کے حوالے سے کافی حد تک معلومات باہم پہنچادی ہیں اور خاصا مواد جمع کر دیا ہے۔ اللہ کریم ان سب کی اس مخلصانہ سعی کو قبول فرمائے۔ زیر تبصرہ شمارہ کا ایک مقالہ تو بطور خاص بالکل انوکھا' لائق تحسین اور قابل داد ہے اور وہ ہے جناب پروفیسر ظفر احمد (صدر شعبہ اسلامیات' اسلامیہ یونیورسٹی' بہاولپور) کا السیرۃ النبویہ"۔ توقیتی تضادات کا جائزہ "جس میں انہوں نے اپنی خداداد تخلیقی استعداد اور باکمال ذہنیت سے شمسی و قمری تقویم کے ایسے عجیب و غریب اور دلچسپ حسابی اصول وکلیے ترتیب دے ہیں کہ ان کی مدد سے صدیوں پہلے ہونے والے کسی بھی اہم تاریخی واقعے کے صحیح دن تاریخ اور سال کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ ان کی اس انوکھی کاوش کی بنیاد بطور خاص نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے اہم واقعات کے وقوع کے دن ہیں۔ موصوف نے ان توقیتی اختلافات کو دور کرنے اور ان میں تطبیق پیدا کرنے کی کامیاب اور قابل قدر کوشش کی ہے۔ البتہ موصوف کے ان حسابی ضابطوں اور جمع تفریق کو سمجھنے کیلئے ریاضی سے مَس ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح "پیغام سیرت" کے عنوان سے جناب مدیر صاحب کا اداریہ بھی خاصا علمی اور فکر انگیز ہے۔

راقم کے ناقص خیال میں زیر تبصرہ پرچے 'السیرۃ العالمی" کے پہلے ہی شمارے میں اگر زوار کیڈمی کی مطبوعات خصوصاً فاضل مدیر کی تصنیفات کے اشتہارات نہ ہوتے تو زیادہ مناسب ہوتا کیونکہ ان چیزوں سے قاری کے ذہن میں یہ شیطانی وسوسہ بھی آسکتا ہے کہ سیرت طیبہ کے حوالے سے اس کاوش کے پیچھے کہیں زوار اکیڈمی کی تشہیر تو مقصود نہیں؟ اگرچہ فی الوقع ایسا نہیں مگر کسی کی سوچ پر قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ کریم 'السیرۃ العالمی" کی اس منفرد کاوش کو قبول فرمائے۔ منتظمین کو اس کا شاندار تسلسل قائم رکھنے اور اہل اسلام کو اس سے کماحقہ استفادے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین بجاہِ طٰہٰ و یٰسٓ علیہ التحیتہ والتسلیم۔

(حافظ محمد سعد اللہ)

© rasailojaraid.com